



سوال

(28) نظر کا لغتاً

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نظر بہ لگتی ہے یا نہیں تفصیل کے ساتھ جواب دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نظر بالکل لگتی ہے اس کے متعلق احادیث صحیحہ کے اندر موجود ہے جو کہ صحاح ستہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں آپ ﷺ کے دور کا ایک واقعہ بھی بیان ہے کہ ایک آدمی کو کسی غیر مسلم آدمی کی نظر بہ لگی اور اس کو بہت تکلیف ہوئی، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ غسل کر کے اس کا پانی دے دے پھر اس پانی سے اس نظر والے آدمی کو نہلایا گیا۔ نفع و نقصان بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کو شرک سمجھنا غلط ہے۔ اصل حقیقت پر پوری طرح غور نہیں کیا گیا ہے بات دراصل یہ ہے کہ یہ دنیا عالم اسباب ہے جہاں پر انسان کو عمل کرنا پڑتا ہے، دین، دنیا اور رزق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے اگرچہ ہر طے پھرنے والی چیز کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَيْنَا لَرِزْقُهَا (مومن: ۱۶)

”تاہم انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ حصول رزق کے لیے جدوجہد کرے، اس کے حصول کے اسباب تلاش کرے۔“

باقی تیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی انسان اس قسم کی جدوجہد نہیں کرتا اور اس کو رزق نہیں ملتا تو یہ اس کا قصور لکھا جائے گا کہ جہاں پر اس کو امر تھا وہاں پر اس نے قصور کیا۔ تو جس طرح رزق کے لیے جدوجہد کرنے والے کو کچھ حاصل ہوا تو واقعی وہ اس کی کوشش کا نتیجہ کہا جائے گا لیکن اس کی وجہ سے یوں نہیں کہا جائے گا کہ اس کے سبب کی وجہ سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نعموٰۃ اللہ رازق نہیں رہا بلکہ انسان خود رزق حاصل کرتا ہے ہرگز نہیں، اس کے باوجود رزاق اللہ ہی ہے کیونکہ اس نے ہی تو ان اسباب کو حصول رزق کا سبب بنایا ہے اگر اللہ تعالیٰ ان اسباب سے یہ لیاقت یا فائدہ نکال دے تو وہ سراسر بیکار ہو جائیں گے بعینہ اسی طرح نفع و نقصان یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس جہاں میں ان دونوں کے اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں جو بھی ان کو اختیار کرتا ہے اس کو نفع یا نقصان ملتا ہے۔ یہ اسباب بذات خود نافع یا ضار نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان میں نفع یا نقصان رکھا ہے مثلاً کوئی انسان کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ آدمی مر جاتا ہے حالانکہ ہم جلتے ہیں کہ مٹی و مہیت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے پھر نظر بد کو شرک کہنے والوں کے مطابق قاتل انسان مارنے والا نہیں ہے کیونکہ مارنے والی تو اللہ کی ذات ہے۔

لہذا جو یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کو قتل کر دیا تو اس نے گویا کہ ان کے کہنے کے مطابق شرک کیا اور قاتل کو بھی کوئی سزا نہیں ملنی چاہیے کیونکہ مارنے والا تو وہ ہے ہی نہیں۔ حالانکہ پوری



دنیا اس کو قاتل اور خون کرنے والا کئے کی دوسرے کسی کے دل میں یہ بات بھی پیدا نہیں ہوتی کہ اس طرح کہنے سے وہ مشرک ہو جائے گا۔ کیونکہ اصل حقیقت اس طرح ہے کہ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے عالم اسباب بنایا ہے اور اس میں اپنے اٹل قانون بنائے ہیں کہ جو اس طرح کرے گا اس کا اٹل طور پر یہ نتیجہ نکلے گا یا کوئی کسی کو کسی چیز سے قتل کرنے کا ارادہ کرے یا عملی قدم اٹھائے پھر اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مشیت بھی اس کے موافق ہے تو اس کے مرنے کا نتیجہ نکلے گا اور جو زہر کھائے گا اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ آدمی مر جائے گا اور جو کوئی صحیح دوا استعمال کرے گا اس کو صحت عطا ہوگی بہر حال ہر ذرہ برابر کے متعلق مولیٰ کریم نے ایک قانون اور سنت جاریہ قائم کر دی ہے اور اس کے نتائج مقرر کر دیے ہیں۔

لہذا انسان نافع یا ضار کوئی بھی کام کرے وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور نتیجہ کے مطابق وجود میں آیا ہے لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا اور انسان کی طرف اس کی نسبت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے اس سلسلہ میں اپنی کوشش کی اور مقرر کردہ نتیجہ کے حصو کا سبب بنا۔ یعنی نفع و نقصان کا انسان صرف سبب بنتا ہے اور اس کے نتیجہ کے لیے وہ کوشاں رہتا ہے اس لیے اس کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔ جرم یا اجر بھی اس کوشش کی وجہ سے ملتا ہے اور ایک آدمی اگر کسی کو گولی مارتا ہے تو اس کو مارنے والا اللہ تعالیٰ ہے لیکن گولی مارنے کا مرتکب وہی قاتل ہے مطلب کہ انسان کو سب کچھ اس کی کوشش اور اسباب کو اختیار کرنے کی وجہ سے ملتا ہے ورنہ وہ مکمل نتیجہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی نکالتا ہے اور اسی نے ہی فعل کا نتیجہ متعین فرمایا ہے یہی وجہ ہے بسا اوقات کئی لوگ گولیاں لگنے کے باوجود بچ جاتے ہیں یا کوئی آدمی زہر کھانے کے باوجود بچ جاتا ہے کیونکہ اصل مارنے والی تو اللہ کی ذات ہے اس کو مارنا نہیں تھا لہذا وہ بچ گیا تاہم جس نے گولی ماری یا زہر کھایا وہ جرم سے آزاد نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ اس کے ہاتھ وہی تھا جو اس نے کیا یقیناً وہ گناہ اس کو ملے گا پھر اللہ چاہے تو اس کو معاف کر دے، چاہے تو اس کو سزا دے۔ باقی گولیوں کا یا زہر کھانے کا نتیجہ ”مرنا“ اس آدمی کے ہاتھ میں نہیں تھا۔

لہذا قدرت کے ارادہ کے ماتحت وہ بچ گیا مگر زہر کھانے والا اور گولیاں مارنے والا اپنی کوشش اور اسباب کی وجہ سے گنہگار ضرور ہوگا۔ بعینہ اسی طرح نظر بد کو بھی اللہ تعالیٰ نے دوسرے کو نقصان پہنچانے کا سبب بنایا ہے لیکن اگر اللہ نے نہیں چاہا تو نظر بد نہیں لگے گی۔ باقی اگر نظر بد لگانے والا اندرونی حسد یا بغض کی وجہ سے نظر بد لگتا ہے تو اس کا ضرور اس کو گناہ ملے گا پھر آگے نظر بد لگے یا نہ لگے لیکن اگر حسد یا بغض کی وجہ سے نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر یا کسی کوئی چیز پسند آئی اور اس کو نظر بد لگ گئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے یہی سبب ہے کہ حدیثوں میں وارد ہے کہ اپنے آپ پر اور اپنے مال و متاع اور اولاد پر بھی نظر بد لگ جاتی ہے حالانکہ اپنے مال و متاع اولاد کا توہر کوئی خیر خواہ ہوتا ہے، اس لیے ہمیں یہ سیکھا گیا ہے کہ اپنی یا کسی اور کی کوئی چیز اگر پسند آجائے تو ”ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ بارک اللہ فیہا“ کے الفاظ کیے جائیں ان شاء اللہ نظر نہیں لگے گی۔

اسی طرح سحر کو بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نقصان کا سبب بنایا ہے خود یہودیوں نے نبی کریم ﷺ پر سحر کیا جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ عرصہ جسمانی تکلیف لاحق رہی، آپ ﷺ کے تودرجات اللہ تعالیٰ نے بلند تر بنائے لیکن یہودی اس سبب کی وجہ سے سنگین گناہ کا مرتکب بنا جس کا انتہائی ہولناک نتیجہ قیامت کے دن اس کو ملے گا لیکن اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو اس سحر سے بھی مسحور کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

وَنَامِ بِضَارِبِينَ مِنْ أَعْدَائِهَا ذُنُوبَ اللَّهِ (البقرة: ۱۰۲)

لیکن جس نے سحر کیا وہ جو گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔

خلاصہ کلام کہ نظر بد وغیرہ صرف اسباب ہیں جو کہ خود اللہ نے پیدا کئے ہیں پھر جو کوئی ان اسباب کے دامن میں آئے گا وہ اس گناہ کا مرتکب لکھا جائے گا۔ دوسرے کو اس کا نقصان پہنچے یا نہ پہنچے کیونکہ وہ تو اسباب کو کام میں لپکا اور اس کے ہاتھ میں بھی صرف یہی تھا باقی نظر بد لگانے کو شرک کہنے والوں کے خیال کے مطابق کوئی بھی مجرم نہیں ہے اگرچہ وہ قاتل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ممیت (مارنے والی ذات) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات ہے اور اگر کوئی زہر کھائے تو وہ خود کشی کا مرتکب نہیں لکھا جائے گا کیونکہ مانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو دوسرے کو مارنے والا کئے وہ ان حضرات کے کہنے کے مطابق شرک ہے پھر بتائیں کہ دنیا میں کو سی بات شرک سے آزاد رہے گی۔

حدامعندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 204

محدث فتویٰ